Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

از عدالتِ عظمیٰ

دلیپ کمار و دیگر

بنام

پرہلاد سنگھ و دیگران

تاریخ فیصلہ: 16 دسمبر، 1991

[کے راماسوامی اور جی این رے، جسٹس صاحبان]

مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908: آرڈر 39 قاعدہ 1۔

عارضی حکم امتناعی-نوعیت اور مقصد-عبوری حکم امتناعی کی منظوری کے لیے ضروری شرائط-کیا ہیں۔ مکان کی خریداری کے معاہدے کی مخصوص تعمیل کے لیے اپیل کنندہ کا دعویٰ-عدالت کے ذریعے مقدمہ میں ڈگری اجرا کی گئی اور فروخت پر عمل درآمد-دیوانی عدالتوں کے ذریعے عبوری حکم امتناعی کی منظوری کے لیے مدعاعلیہ کی درخواست کو بار بار مسترد کرنا-قرار پایا کہ، عدالت عالیہ کے ذریعے عبوری حکم امتناعی کی منظوری-عدالت عالیہ نے عبوری حکم امتناعی دینے میں غلطی کی۔

پہلی اپیل کنندہ نے مکان کی خریداری کے لیے مدعاعلیہ کے ساتھ معاہدہ کرنے کا دعوی کیا۔اس نے مخصوص تعمیل کے لیے دعویٰ دائر کیا جسے یک طرفہ قرار دیا گیااور بیعہ نامہ کو عدالت کے ذریعے انجام دیا گیا۔اپیل کنندہ نے عمل درآمد کی درخواست دائر کی جس میں مدعاعلیہ نے ناکام عذراتات دائر کیے۔ مدعاعلیہ کی بیوی اور بیٹوں کی طرف سے اپیل گزار کو گھر پر قبضہ کرنے سے روکنے کے لیے مانگے گئے عبوری احکامات کو بھی عدالتوں نے بار بار مسترد کر دیا۔

اس کے بعد مدعاعلیہ نے ایک دعویٰ دائر کیا جس میں الزام لگایا گیا کہ اپیل کنندہ اس کا وکیل ہونے کے ناطے اس کے ساتھ دھوکہ دہی کر رہا ہے۔انہوں نے بے دخلی سے عبوری حکم امتناعی بھی مانگا۔ٹرائل کورٹ نے عبوری حکم امتناعی کی درخواست مسترد کر دی۔تاہم، اپیل پر عدالت عالیہ نے حکم امتناعی منظور کرتے ہوئے اپیل گزاروں کو گھر پر قبضہ کرنے سے روک دیا۔اپیل گزاروں نے اس عدالت میں اپیل دائر کی۔

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اپیلوں کی اجازت دیتااور عدالت عالیہ کے حکم کو کالعدم قرار دیتے ہوئے، یہ عدالت،

قرار دیا گیا کہ : 1. حکم امتناعی ایک عدالتی عمل ہے جس کے ذریعے کسی فریق کو کسی مخصوص فعل کو انجام دینے یا اس سے باز رہنے کا پابند بنایا جاتا ہے۔ یہ ایک قسم کا احتیاطی راحت ہے جو کسی مقدمہ باز کو ممکنہ آئندہ نقصان سے بچانے کے لیے دیا جاتا ہے۔ عدالت، عبوری حکم امتناعی جاری کرنے کے اختیار کے استعمال سے، فی الوقت دعویٰ کے موضوع کو جوں کا توں برقرار رکھنے کے لیے یہ حکم صادر کرتی ہے۔

2. حکم امتناعی ایک صوابدیدی راحت ہے۔اس کی مشق عدالت کے اس اطمینان سے مشروط ہے کہ مقدمے میں دعویٰ چلانے کے لیے ایک سنگین متدعویہ سوال ہے اور عدالت کے سامنے موجود حقائق پر، اس کے مدعی/مدعا علیہ کی طرف سے مانگی گئی راحت کا حقدار ہونے کا امکان ہے۔ بیان حلفی کے ذریعے یا بصورت دیگر ثبوت کے ذریعے یہ بوجھ مدعی پر ہے کہ اس کے حق میں "پہلی نظر میں مقدمہ" ہے جس کے لیے مقدمے میں عدالتی فیصلہ سنانے کی ضرورت ہے۔ پہلی نظر میں حق کا وجود اور اس کی جائیداد یا حق سے مستفید ہونے کی خلاف ورزی حکم امتناعی عارضی نامے کی منظوری کے لیے ایک شرط ہے۔ تاہم، پہلی نظر میں کیس کو پہلی نظر کے عنوان کے ساتھ الجھن میں نہیں ڈالنا چاہیے جسے مقدمے کے شواہد پر قائم کیا جانا ہے۔

3. یہ اطمینان کہ خود ایک اولین مقدمہ ہے حکم امتناعی دینے کے لیے کافی نہیں ہے۔ عدالت کو مزید مطمئن کرنا پڑتا ہے کہ عدالت کی طرف سے عدم مداخلت کے نتیجے میں راحت طلب کرنے والے فریق کو 'ناقابل تلافی چوٹ' پہنچے گی اور یہ کہ حکم امتناعی کے علاوہ فریق کے پاس کوئی دوسری دادرسائی دستیاب نہیں ہے اور اسے مشتبہ نقصان یا بے دخلی کے نتائج سے تحفظ کی ضرورت ہے۔ تاہم، ناقابل تلافی چوٹ کا مطلب یہ نہیں ہے کہ نقصان کی مرمت کا کوئی جسمانی امکان نہیں ہونا چاہیے، لیکن اس کا مطلب صرف یہ ہے کہ چوٹ مادی ہونی چاہیے، یعنی وہ جسے نقصانات کے ذریعے مناسب معاوضہ نہیں دیا جا سکتا۔

4. مزید یہ کہ 'سہولت کا توازن' حکم امتناعی دینے کے حق میں ہونا چاہیے۔ حکم امتناعی دیتے وقت یا حکم امتناعی دینے سے انکار کرتے وقت عدالت کو مناسب عدالتی صوابدید کا استعمال کرتے ہوئے فریقین کو ہونے والی کافی شرارت یا نقصان کی مقدار کا پتہ لگانا چاہیے، اگر حکم امتناعی سے انکار کیا جاتا ہے اور اس کا موازنہ اس سے کرنا چاہیے، جس کا امکان ہے کہ حکم امتناعی کی صورت میں دوسری طرف ہوا ہو۔ اگر مسابقتی امکانات یا نقصان کے امکان کے امکانات پر غور کرنے پر اور اگر

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

عدالت یہ سمجھتی ہے کہ دعویٰ زیر التواء ہے، تو موضوع کو جمود میں برقرار رکھا جانا چاہیے، تو حکم امتناعی جاری کیا جائے گا۔

5. ڈگری کو الگ کرنے کی کوشش کرنے والے مقدمے میں، اگرچہ پہلے کے مقدمے میں موضوع حتمی ہو گیا تھا، دعویٰ ایک مناسب معاملے میں عبوری حکم امتناعی دے گی جب فریق مقدمے میں کی گئی دھوکہ دہی کی بنیاد پر یا ڈگری پاس کرنے والی دعویٰ میں دائرہ اختیار کی کمی کی بنیاد پر ڈگری کو کالعدم کرنا چاہے گا۔ لیکن حکم امتناعی دینے سے پہلے عدالت محتاط رہے گی اور فریق کے طرز عمل، کسی بھی فریق کو ممکنہ نقصان اور اگر حکم امتناعی سے انکار کیا جاتا ہے تو مدعی کو مناسب معاوضہ دیا جا سکتا ہے یا نہیں اس پر غور کرے گی۔

فوری معاملے میں، مدعا علیہ کا طرز عمل اس کی نیک نیتی کے خلاف لڑتا ہے۔ عدالت کی طرف سے پہلے اپیل کنندہ کے حق میں ایک بیع نامے پر عمل درآمد کیا جاتا ہے۔ اگر بالآخر مدعا علیہ مقدمے میں کامیاب ہو جاتا ہے، تو اسے بے دخل کرنے کی تاریخ سے لے کر بحالی کی تاریخ تک استعمال اور قبضے کے لیے ہرجانے دے کر مناسب معاوضہ دیا جا سکتا ہے۔ دیوانی عدالت اور عدالت عالیہ نے کارروائی کے دوران حکم امتناعی دینے سے بارہا انکار کیا۔ نقصانات کے کسی بھی عمل کے لیے، اگر جائیداد کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی جائے، یا کیا جائے، تو دعویٰ میں مناسب سمت لی جا سکتی ہے۔ اگر کوئی علیحدگی کی جاتی ہے تو یہ ٹرانسفر آف پراپرٹی ایکٹ کی دفعہ 52 کے تحت زیر التواء کے نظریے کے تابع ہوگا۔ عدالت عالیہ نے ان میں سے کسی بھی مادی حالات کو نظر انداز کیے بغیر کہا کہ سہولت کا توازن حکم امتناعی دینے کے حق میں ہے۔ عدالت عالیہ نے اپیل کی اجازت دینے میں قانون کی واضح غلطی کی۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 5054-55، سال 1991۔

راجستھان عدالت عالیہ کے ایس۔ بی دیوانی متفرق اپیل نمبر 498 اور 501، سال 1990 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے اے کے سریواستو۔

جواب دہندگان کے لیے انیس احمد خان۔

عدالت کا فیصلہ کے راماسوامی، جسٹس نے سنایا۔

اجازت دی گئی۔ سری ایس کے جین کو اس کی درخواست پر بری کر دیا جاتا ہے۔

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

دونوں طرف کے وکلاء کو سنا گیا۔اسی موضوع سے متعلق قانونی چارہ جوئی کا یہ چوتھا دور ہے۔14 جون 1979 کو پہلے اپیل کنندہ نے جے پور میں واقع رہائشی مکان 51,000 روپے میں خریدنے کا معاہدہ کرنے کا دعوی کیا۔اس نے دعویٰ کو مخصوص تعمیل کے لیے رکھا اور دعویٰ میں یک طرفہ طور پر ڈگری اجرا کر دی گئی۔10 اگست 1983 کو عدالت کے ذریعے بیع نامہ پر عمل درآمد کیا گیا۔28 اپریل 1984 کو مدعا علیہ کی بیوی نے دعویٰ نمبر 83، سال 1984 دائر کیا اور بے دخلی سے حکم امتناعی عارضی کی بھی درخواست کی۔مئی 1984 میں ٹرائل کورٹ نے عبوری حکم امتناعی کی درخواست کو مسترد کر دیا جس کی تصدیق 14 جولائی 1987 کو عدالت عالیہ نے اپیل پر کی تھی۔اس کے بعد دعویٰ غیر قانونی کارروائی کی وجہ سے خارج کر دیا گیا۔پہلے اپیل کنندہ نے عمل درآمد کی درخواست نمبر 6/85 دائر کیا جس میں مدعا علیہ نے پانچ ناکام عذرات دائر کیے۔پہلا 4 مارچ 1987 کو برخاست کیا گیا تھا۔دوسرا 4 دسمبر 1987 کو، جس کی تصدیق عدالت عالیہ نے 20 جنوری 1988 کو نظر ثانی پر کی تھی۔تیسرا 4 اکتوبر 1987 کو اور چوتھا 17 جنوری 1989 کو۔اس کے بعد بھی 5 واں اعتراض 23 مئی 1989 کو دائر کیا گیا جسے 24 اکتوبر 1989 کو مسترد کر دیا گیا۔اس کی تصدیق عدالت عالیہ دیوانی ریویژن نمبر 109/90 مورخہ 7 اگست 1990 میں بھی کی تھی۔قانونی چارہ جوئی کا تیسرا دور اوایس نمبر 278/88 میں ان کے بیٹوں کے کہنے پر شروع کیا گیا تھا جس میں مشترکہ کنبہی جائیداد ہونے کا دعوی کیا گیا تھا اور اس اعلان کے لیے کہ فروخت ان پر پابند نہیں ہے اور انہوں نے تقسیم کی درخواست کی تھی۔انہوں نے اشتہار پر عبوری حکم امتناعی کی بھی درخواست کی جسے 7 جولائی 1988 کو مسترد کر دیا گیا۔اپیل پر، عدالت عالیہ نے متفرقات اپیل نمبر 177/88 میں 26 جولائی 1988 کے حکم نامے کے ذریعے اس کی تصدیق کی۔دعویٰ چوتھا دور مدعا علیہ کی طرف سے 7 دسمبر 1988 کو موجودہ مقدمہ دائر کرنے میں شروع کیا گیا تھا، جس میں استدعا کی گئی تھی کہ پہلا اپیل کنندہ اس کے وکیل نے پیرا گراف 9 اور 10 میں اس کے ساتھ دھوکہ دہی کی ہے، جس کی تفصیلات اس مقصد کے لیے مادی نہیں ہیں۔کیسا نہوں نے بے دخلی سے عبوری حکم امتناعی کی بھی درخواست کی۔اس دوران، جائیداد کا ایک حصہ، یعنی دکانیں، پہلے اپیل کنندہ کے ذریعے علامتی قبضہ حاصل کیا گیا۔ٹرائل کورٹ نے 8 نومبر 1990 کے حکم کے ذریعے درخواست کو مسترد کر دیا۔اپیل پر، عدالت عالیہ نے متفرقات اپیل نمبری 498/90 اور 501/90 میں 26 فروری 1991 کے متنازعہ حکم امتناعی کے ذریعے درخواستوں کی اجازت دی اور اپیل گزاروں کو رہائشی حصے پر قبضہ کرنے سے روکنے کا عبوری حکم امتناعی جاری کیا۔

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

آرڈر 39 قاعدہ 1 (c) فراہم کرتا ہے کہ حکم امتناعی عارضی نامہ دیا جا سکتا ہے جہاں، کسی بھی مقدمے میں، بیان حلفی کے ذریعے یا دوسری صورت میں یہ ثابت ہو جائے کہ دعویٰ علیہ مدعی کو بے دخل کرنے کی دھمکی دیتا ہے یا بصورت دیگر مدعی کو کسی تنازعہ میں کسی جائیداد کے سلسلے میں نقصان پہنچاتا ہے، عدالت کے حکم کے ذریعے اس طرح کے عمل کو روکنے کے لیے حکم امتناعی عارضی نامہ دے سکتی ہے یا قیام اور روک تھام کے مقصد سے ایسا دوسرا حکم دے سکتی ہے۔................ یا مدعی کو بے دخل کرنا یا بصورت دیگر مقدمے میں تنازعہ میں کسی جائیداد کے سلسلے میں مدعی کو نقصان پہنچانا جیسا کہ عدالت مناسب سمجھتی ہے جب تک کہ دعویٰ نمٹا نہ جائے یا مزید احکامات تک۔ لاء کمیشن کی سفارش کے مطابق شق (c) کو ترمیم ایکٹ 104، سال 1966 کی دفعہ 88(i)(c) کے ذریعے یکم فروری 1977 سے قانون پر لایا گیا تھا۔ اس سے پہلے بے دخلی کے خلاف عبوری حکم امتناعی دینے کے مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 151 کے تحت موروثی اختیار کے علاوہ کوئی اظہار اختیار نہیں تھا۔ قاعدہ 1 بنیادی طور پر متنازعہ جائیداد کے تحفظ سے متعلق ہے جب تک کہ قانونی حقوق کا فیصلہ نہ ہو جائے۔ حکم امتناعی ایک عدالتی عمل ہے جس کے ذریعے کسی فریق کو کوئی خاص عمل کرنے یا کرنے سے باز رہنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ مستقبل میں ممکنہ چوٹ کو روکنے کے لیے مدعی کو احتیاطی راحت کی نوعیت میں ہے۔ دوسرے لفظوں میں، دعویٰ عبوری حکم امتناعی دینے کے اختیار کا استعمال کرتے ہوئے مقدمے کے موضوع کو فی الحال جمود میں رکھنا ہے۔ یہ طے شدہ قانون ہے کہ حکم امتناعی ایک صوابدیدی راحت ہے۔ اس کی مشق عدالت کے اس اطمینان سے مشروط ہے کہ (1) مقدمے میں دعویٰ چلانے کے لیے ایک سنگین متدعویہ سوال ہے اور یہ کہ عدالت کے سامنے موجود حقائق پر، اس کے مدعی/مدعا علیہ کی طرف سے مانگی گئی راحت کا حقدار ہونے کا امکان ہے۔ (2) فریق کو نقصان کی اقسام سے بچانے کے لیے عدالت کی مداخلت ضروری ہے۔ دوسرے لفظوں میں، مقدمے کی سماعت میں قانونی حق قائم ہونے سے پہلے ناقابل تلافی چوٹ یا نقصان پہنچے گا ؛ اور (3) یہ کہ تقابلی مشکلات یا شرارت یا تکلیف جو حکم امتناعی کو روکنے سے ہونے کا امکان ہے اس سے زیادہ ہو گی جو اسے دینے سے پیدا ہونے کا امکان ہے۔

لہذا، بوجھ مدعی پر بیان حلفی کے ذریعے یا بصورت دیگر ثبوت کے ذریعے ہے کہ اس کے حق میں "پہلی نظر میں مقدمہ" ہے جس کے لیے مقدمے میں عدالتی فیصلہ سنانے کی ضرورت ہے۔ پہلی نظر میں حق کا وجود اور اس کی جائیداد یا حق سے مستفید ہونے کی خلاف ورزی حکم امتناعی عارضی نامے کی منظوری کے لیے ایک شرط ہے۔ پہلی نظر میں کیس کو پہلی نظر کے عنوان کے ساتھ الجھن میں نہیں ڈالنا چاہیے جسے مقدمے کے شواہد پر قائم کیا جانا ہے۔ صرف پہلی نظر میں کیس: یہ ایک معقول

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

سوال اٹھایا گیا ہے، مخلصانہ طور پر، جس کی تحقیقات اور خوبیوں پر فیصلے کی ضرورت ہے۔ یہ اطمینان کہ خود ایک اولین مقدمہ ہے حکم امتناعی دینے کے لیے کافی نہیں ہے۔ عدالت کو مزید مطمئن کرنا پڑتا ہے کہ عدالت کی طرف سے عدم مداخلت کے نتیجے میں راحت طلب کرنے والے فریق کو "ناقابل تلافی چوٹ" پہنچے گی اور یہ کہ حکم امتناعی کے علاوہ فریق کے پاس کوئی دوسرا علاج دستیاب نہیں ہے اور اسے مشتبہ چوٹ یا بے دخلی کے نتائج سے تحفظ کی ضرورت ہے۔ تاہم، ناقابل تلافی نقصان کا مطلب یہ نہیں ہے کہ نقصان کی مرمت کا کوئی جسمانی امکان نہیں ہونا چاہیے، لیکن اس کا مطلب صرف یہ ہے کہ نقصان مادی ہونی چاہیے، یعنی وہ جسے نقصانات کے ذریعے مناسب معاوضہ نہیں دیا جا سکتا۔ تیسری شرط یہ بھی ہے کہ "سہولت کا توازن" حکم امتناعی کے حق میں ہونا چاہیے۔ حکم امتناعی دیتے وقت یا حکم امتناعی دینے سے انکار کرتے وقت عدالت کو مناسب عدالتی صوابدید کا استعمال کرنا چاہیے تاکہ یہ معلوم کیا جا سکے کہ فریقین کو کتنی بڑی چوٹ پہنچ سکتی ہے، اگر حکم امتناعی سے انکار کیا جاتا ہے اور اس کا موازنہ اس بات سے کیا جائے کہ اگر حکم امتناعی دیا جاتا ہے تو یہ دوسرے فریق کو ہونے کا امکان ہے۔ اگر مسابقتی امکانات یا نقصان کے امکان کے امکانات پر غور کرنے پر اور اگر عدالت یہ سمجھتی ہے کہ دعویٰ زیر التواء ہے، تو موضوع کو جمود میں برقرار رکھا جانا چاہیے، تو حکم امتناعی جاری کیا جائے گا۔ اس طرح دعویٰ کو مقدمے کے زیر التواء عبوری حکم امتناعی کی راحت دینے یا انکار کرنے میں اپنی عدالتی صوابدید کا استعمال کرنا پڑتا ہے۔

بلاشبہ، ڈگری کو الگ کرنے کی کوشش کرنے والے مقدمے میں، پہلے کے مقدمے میں موضوع کا معاملہ، اگرچہ حتمی ہو گیا تھا، دعویٰ ایک مناسب معاملے میں عبوری حکم امتناعی دے گی جب فریق مقدمے میں دھوکہ دہی کی درخواست کی بنیاد پر یا ڈگری پاس کرنے والی دعویٰ میں دائرہ اختیار کی کمی کی بنیاد پر ڈگری کو کالعدم کرنا چاہے گا۔ لیکن حکم امتناعی دینے سے پہلے عدالت محتاط رہے گی اور فریق کے طرز عمل، کسی بھی فریق کو ممکنہ چوٹوں اور اگر حکم امتناعی سے انکار کیا جاتا ہے تو مدعی کو مناسب معاوضہ دیا جا سکتا ہے یا نہیں اس پر غور کرے گی۔ یہ مقدمہ ظاہر کرتا ہے (ہم دھوکہ دہی کی درخواست یا اس معاملے میں ان کی متعلقہ خوبیوں یا اعتراض شدہ ڈگری کی صداقت پر کوئی رائے ظاہر نہیں کر رہے ہیں)، یہ بتانے کے لیے کافی ہے کہ مدعا علیہ کا طرز عمل نیک نیتی کے خلاف ہے۔ اس وقت عدالت کی طرف سے پہلے اپیل کنندہ کے حق میں ایک فروخت دستاویز پر عمل درآمد کیا جاتا ہے۔ اگر بالآخر مدعا علیہ مقدمے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ انہیں بے دخل کرنے کی تاریخ سے لے کر بحالی کی تاریخ تک استعمال اور قبضے کے لیے ہرجانے دے کر مناسب معاوضہ دیا جا سکتا ہے۔ سول عدالت اور ہائی کورٹ نے کارروائی کے دوران حکمِ امتناعی دینے سے بارہا انکار کیا۔ نقصان

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کی کسی بھی کارروائی کے لیے، اگر جائیداد کو بنانے کی کوشش کی جائے، یا کی جائے، تو دعویٰ میں مناسب سمت لی جاسکتی ہے۔ اگر کوئی علیحدگی کی جاتی ہے تو یہ ٹرانسفر آف پراپرٹی ایکٹ کی دفعہ 52 کے تحت زیر التواء کے نظریے کے تابع ہوگا۔ عدالت عالیہ نے ان میں سے کسی بھی مادی حالات کو نظر انداز کیے بغیر کہا کہ سہولت کا توازن درج ذیل مشاہدات کے ساتھ حکم امتناعی دینے کے حق میں ہے، تاریخ کو ذہن میں رکھتے ہوئے، مختلف حقائق جو میرے نوٹس میں لائے گئے ہیں، اور سہولت اور ناقابل تلافی نقصال کے توازن کو دیکھتے ہوئے، میں سمجھتا ہوں کہ ان اپیلوں کی اجازت دینا اور حکم امتناعی عارضی دینا انصاف کے مفاد میں ہوگا کہ اپیل گزاروں کو مقدمے کی جائیداد متدعویہ سے بے دخل نہیں کیا جا سکتا۔ جملے "پہلی نظر میں کیس" سہولت کا توازن "اور" ناقابل تلافی نقصال "تاپدیپت کے لیے بیان بازی کے جملے نہیں ہیں، بلکہ وسیع اور لچک کے الفاظ ہیں، جو دیے گئے حقائق اور حالات میں انسان کی ذہانت کے ذریعے پیش کیے گئے بے شمار حالات سے نمٹنے کے لیے ہیں، لیکن انصاف کے مقاصد کو پورا کرنے کے لیے ہمیشہ عدالتی صوابدید کی ٹھوس مشق سے جڑے ہوتے ہیں۔ حقائق واضح ہیں اور خود بولتے ہیں۔ حقائق سے پہلی نظر میں کیس اور سہولت کے توازن کا پتہ لگانا ناممکن ہے۔ جواب دہندگان کو ان کی کامیابی پر مناسب معاوضہ دیا جاسکتا ہے۔

ہمارے غور طلب خیال میں، عدالت عالیہ نے اپیل کی اجازت دینے کے لیے مذکورہ بالا نتیجے پر کود کر قانون کی واضح غلطی کی۔ اس کے مطابق اس اپیل کی اجازت ہے۔ عدالت عالیہ کے حکم کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے اور ٹرائل کورٹ کے حکم کی تصدیق کی جاتی ہے۔ یہ واضح کیا جاتا ہے کہ ٹرائل کورٹ یا عدالت عالیہ یا اس عدالت کے ذریعے کیے گئے کسی بھی مشاہدے کو قابلیت کی بنیاد پر مقدمے میں متعلقہ نہیں سمجھا جانا چاہیے۔ یہ ہمارے واحد اولین مشاہدات ہیں، جو دعویٰ میں قابلیت کی بنیاد پر دعویٰ میں ثبوت اور ثبوت کے اضافے سے مشروط ہیں۔ فریقین کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ اپنے اخراجات خود برداشت کریں۔

اپیلیں منظور کی جاتی ہیں۔